سورة البقرة

آیات ۷۴ - ۸۲

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ
مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ
كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ
بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾
اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا
يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ
الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا
قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا
فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾
بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

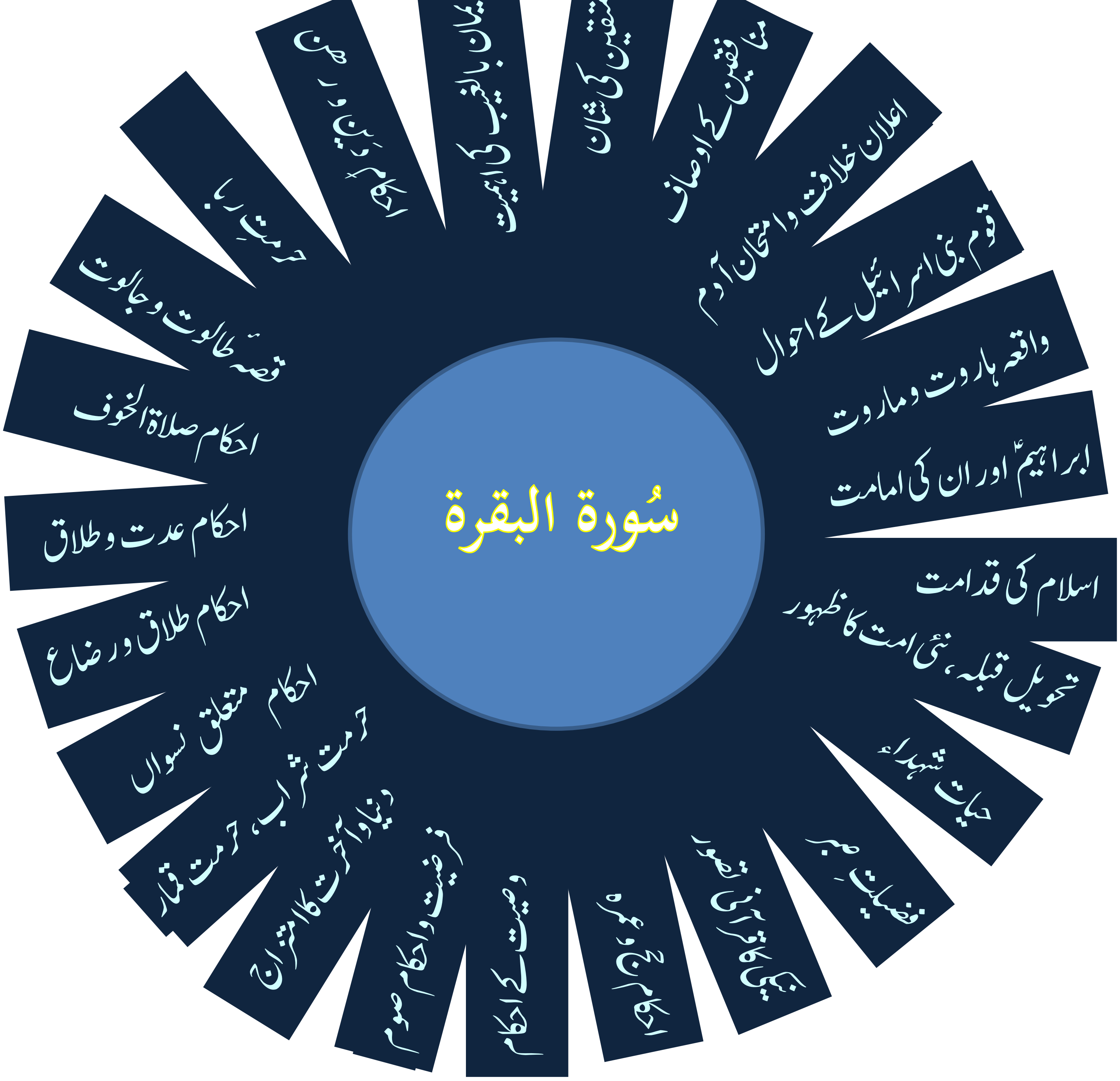

سُورة البقرة
متقین کے اوصاف
اعلان خلافت وامتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت وماروت
ابراہیمؑ اوران کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج وعمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت واحکام صوم
دنیاوآخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق ورضاع
احکام عدت وطلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت وجالوت
حرمت ربا
احکام دَین ورھن
بالغیب کی اہمیت
کی شان

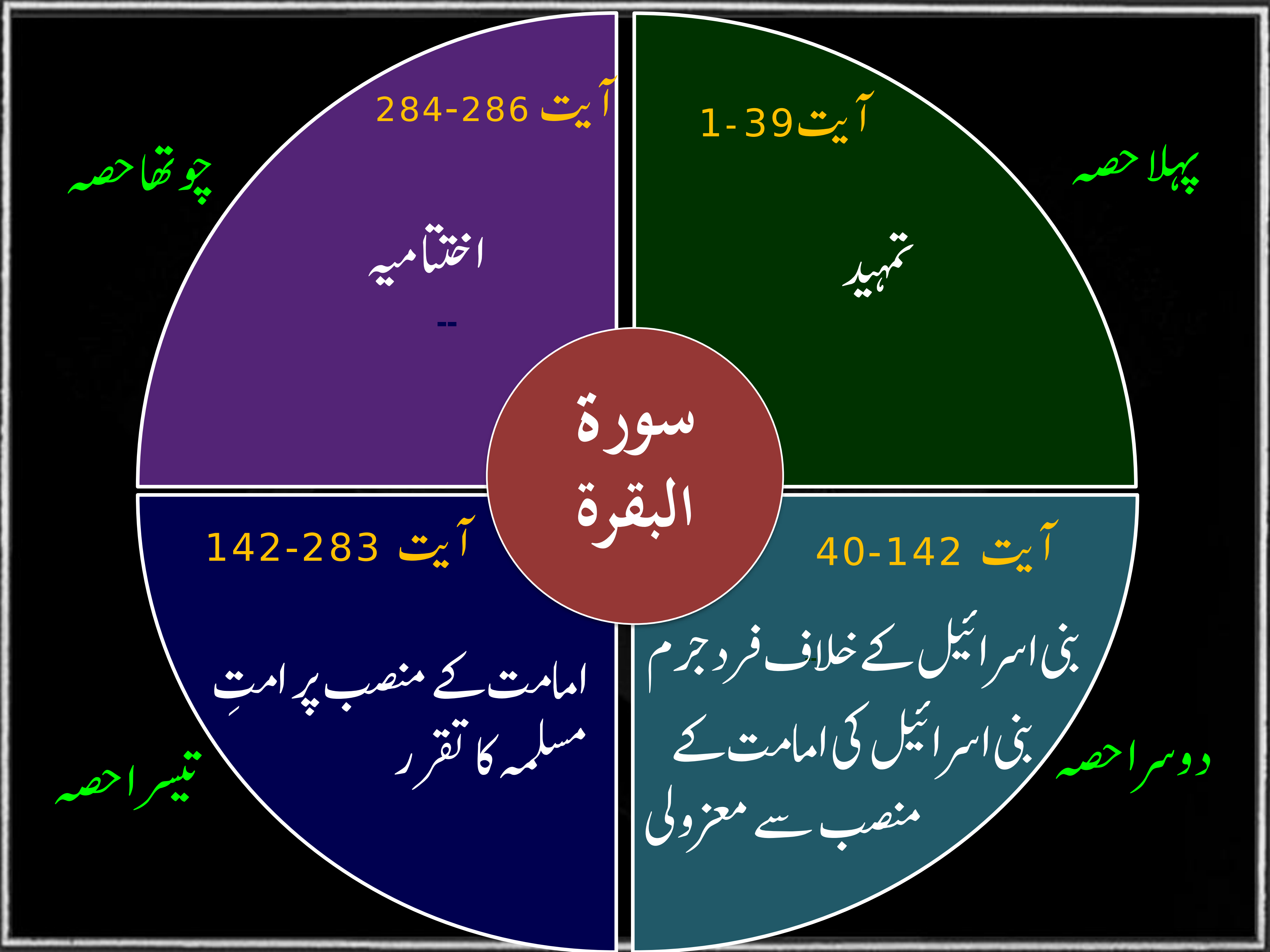
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فردجرم
بنی اسرائیل کی امامت کے
منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ
مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاد دہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ۭ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ۭ

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ - پھر سخت ہوگئے تمہارے دل

(ق س و)

قَسَا يَقْسُو ، قَسَاوَةً و قَسْوَةً .. سخت ہونا

قساوت - وہ موٹائی جو سختی اور کرختگی لیے ہوئے ہو

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ - اس کے بعد سے

فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ - پس یہ پتھروں کی مانند ہیں

اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً - یا زیادہ ہیں سختی میں

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ - اور بے شک پتھروں میں سے ہیں

لَمَا يَتَفَجَّرُ - البتہ پھوٹ نکلتی ہیں

مِنْهُ الْاَنْهٰرُ - جن سے نہریں

وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ۝۷۴

وَاِنَّ مِنۡهَا - اور یقیناً ان میں ہیں

لَمَا يَشَّقَّقُ - وہ جو پھٹ جاتے ہیں

شَقَّ يَشُقُّ ، شَقًّا جدا کرنا، پھاڑنا، پھٹ جانا

فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ - تو نکلتا ہے ان سے پانی

وَاِنَّ مِنۡهَا - اور یقیناً ان میں ہیں

لَمَا يَهۡبِطُ - وہ جو گر پڑتے ہیں

مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ - اللہ کے ڈر سے

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ - اور نہیں ہے اللہ غافل

عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ - اس سے جو تم کرتے ہو

ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ‌ؕ وَ اِنَّ مِنَ
الۡحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنۡهُ الۡاَنۡهٰرُ‌ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخۡرُجُ مِنۡهُ الۡمَآءُ‌ ؕ وَ
اِنَّ مِنۡهَا لَمَا يَهۡبِطُ مِنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ‌ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۴﴾

(مگر ایسی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی) آخر کار تمہارے دل سخت ہوگئے، پتھروں کی طرف سخت، بلکہ سختی میں کچھ ان سے بھی بڑھے ہوئے، کیونکہ پتھروں میں سے تو کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس میں سے چشمے پھوٹ بہتے ہیں، کوئی پھٹتا ہے اور اس میں سے پانی نکل آتا ہے اور کوئی خدا کے خوف سے لرز کر گر بھی پڑتا ہے اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں ہے

Thenceforth were your hearts hardened: They became like a rock and even worse in hardness. For among rocks there are some from which rivers gush forth; others there are which when split asunder send forth water; and others which sink for fear of Allah. And Allah is not unmindful of what you do.

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ

اللہ تعالیٰ کے عجائبات قدرت کے مشاہدوں کے بعد قساوتِ قلبی

- اللہ تعالیٰ کے انعامات، معجزوں اور خاص اکرام کا تقاضا تھا کہ ان کے دل نرم ہوتے، اللہ کی طرف رجوع کرتے اور اس کے رسول کی صدا پہ لبیک کہتے لیکن ان کا معاملہ بالکل الٹ
- دل سخت ہونے (قساوتِ قلبی) کی وجوہات
  - دین و شریعت کے ساتھ حیلہ بازی، لیت و لعل، کٹ حجتی اور ڈھٹائی کا معاملہ
  - اللہ تعالیٰ کے احکام پہ عمل کرنے کی بجائے بحثیں اور تاویلیں
  - قلبی اور اخلاقی حالت کی تنزلی (اللہ، اس کے رسول اور اس کی شریعت کی بے وقعتی)
  - ہٹ دھرمی، سنگدلی اور گستاخی کا رویہ
  - مروت، ہمدردی، خیر خواہی، رحمت، مؤدت اور قربانی کی جذبات کا اظہار و آبیاری مفقود
- ان سب برے خصائل نے رفتہ رفتہ نے ان کے دل پتھروں سے بھی سخت بنا دیئے
- وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ

أَفَتَطْمَعُوْنَ أَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

أَفَتَطْمَعُوْنَ - کیا پھر تم توقع رکھتے ہو (ط م ع)

طَمَعَ يَطْمَعُ ، طَمَعًا
لالچ رکھنا، چاہنا، امید رکھنا

أَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ - کہ وہ ایمان لے آئیں تمہارے لیے

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ - حالانکہ ایک فریق ہے ان میں سے

يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ - جو سنتے ہیں اللہ کے کلام کو

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ - وہ بدل ڈالتے ہیں اس کو

حَرَّفَ يُحَرِّفُ ، تَحْرِيْفًا (II)
بدلنا، الفاظ کی تحریف کرنا

مِنْۢ بَعْدِ - اس کے بعد سے

مَا عَقَلُوْهُ - انہوں نے سمجھا اس کو

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ - اس حال میں کہ وہ جانتے ہیں

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ
ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾

اے مسلمانو! اب کیا اِن لوگوں سے تم یہ توقع رکھتے ہو کہ تمہاری دعوت پر ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان میں سے ایک گروہ کا شیوہ یہ رہا ہے کہ اللہ کا کلام سنا اور پھر خوب سمجھ بوجھ کر دانستہ اس میں تحریف کی

Can ye (o ye men of Faith) entertain the hope that they will believe in you?- Seeing that a party of them heard the Word of Allah, and perverted it knowingly after they understood it.

محمد اقبال

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ يُّؤۡمِنُوۡا لَـكُمۡ وَقَدۡ كَانَ فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَسۡمَعُوۡنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۵﴾

یہود سے خطاب کے درمیان مسلمانوں کی طرف التفات

- عام مسلمانوں کو خاص طور پر وہ مدینے میں اسلام لائے تھے یہ توقع تھی کہ یہود دین اسلام کی مخالفت نہیں کریں گے۔ کہ انہی یہود سے ہی تو انھوں نے آخری پیغمبر کے بارے میں ساری باتیں اور ان کی کتاب (تورات) میں مذکور پیشن گوئیاں سنی تھیں
- یہ نو مسلم جب ان کو اسلام کی دعوت دیتے اور یہ بالکل انکار کر دیتے تو لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہونے لگتے کہ یہ کیا معاملہ ہے یہ لوگ تو اللہ، رسول، کتب، وحی اور شریعت کو اچھی طرح جانتے ہیں بھلا یہ جانتے بوجھتے کیونکر انکار کریں گے؟
- یہاں مسلمانوں کو خطاب کر کے تسلی دی گئی کہ بنی اسرائیل کی مخالفت سے بددل نہ ہوں، جن کا ماضی ایسا اور ایسا ہو، جو اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء کو قتل کرتے رہے، جو اللہ کے کلام کی جان بوجھ کے، سوچ سمجھ کے لفظی، معنوی اور عملی تحریف کرتے رہے ہوں تم ان سے قبولیت اسلام کی توقع کیسے کر سکتے ہو؟ اور یہ کام خاص طور پر ان کے مشائخ اور علماء کرتے رہے جو انہیں جو تمام قومی اور دینی معاملات میں انھیں رہنمائی دینے کا ذمہ دار تھے

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ - اور جب وہ لوگ ملتے ہیں

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا - ان لوگوں سے جو ایمان لائے

وَاِذَا خَلَا - اور جب تنہائی میں ملتے ہیں

بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ - ان کے بعض بعض سے

قَالُوْٓا - تو وہ کہتے ہیں

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ - کیا تم بیان کرتے ہو ان سے (ح د ث)

حَدَّثَ يُحَدِّثُ ، تَحْدِيثًا ۔ بیان کرنا (II)

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٦﴾

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ - اس کو جو کھولا اللہ نے

عَلَيْكُمْ - تم پر

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ - تاکہ وہ لوگ بحث کریں تم سے اس کے ذریعے (ح ج ج)

حَاجَّ يُحَاجُّ ، مُحَاجَّةً وحِجَاجًا - جھگڑا کرنا، تنازعہ کرنا (III)

عِنْدَ رَبِّكُمْ - تمہارے رب کے پاس

اَفَلَا - تو کیا نہیں

تَعْقِلُوْنَ - عقل کرتے

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا
اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٧٦

اور جب یہ ایمان لانے والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی انہیں مانتے
ہیں، اور جب آپس میں ایک دوسرے سے تخلیے کی بات چیت ہوتی ہے تو کہتے
ہیں کہ بے وقوف ہوگئے ہو؟ اِن لوگوں کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر
کھولی ہیں تاکہ تمہارے رب کے پاس تمہارے مقابلے میں انہیں حُجتّ؟ میں
پیش کریں کیا تمہیں عقل نہیں؟

Behold! when they meet the men of Faith, they say: "We believe": But when they meet each other in private, they say: "Shall you tell them what Allah has revealed to you, that they may engage you in argument about it before your Lord?"- Do you not understand (their aim)?

محمد اقبال

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ .....

عقیدے کا فساد

- یہود میں سے کچھ لوگ ایسے تھے کہ جب ان پر حق منکشف ہو گیا تو اب وہ اسلام کی طرف آنا چاہتے تھے ، یہ لوگ جب اہل ایمان سے ملتے تھے تو کبھی کبھی وہ باتیں بھی بتا دیتے تھے جو انہوں نے علماء یہود سے نبی آخرالزمان ﷺ اور ان کی تعلیمات کے بارے میں سن رکھی تھیں کہ تورات ان کی گواہی دیتی ہے
- یہ لوگ واپس اپنے علماء کے پاس جاتے تھے تو وہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرتے تھے کہ بیوقوفو ! یہ کیا کر رہے ہو ؟ تم انہیں یہ باتیں بتا رہے ہو جس سے مسلمان تمہارے رب کے سامنے تمہارے خلاف حجت کے طور پر پیش کریں گے
- گویا وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر یہود مسلمانوں کو ایسی باتیں نہ بتائیں اور اگر دنیا میں وہ اپنی تحریفات اور اپنی حق پوشی کو چھپا لے گئے، تو قیامت کے دن ان پر کوئی مقدمہ قائم نہ ہو سکے گا۔ (اللہ تعالیٰ، اس کے علم اور قدرت کے بارے میں ان کا یہ عقیدے کے فساد کا یہ عالم تھا)

أَوَلَا يَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَ مِنْهُمْ أُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ إِلَّآ أَمَانِيَّ وَ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾

أَوَلَا يَعْلَمُوْنَ - تو کیا وہ نہیں جانتے

أَ - استفہامیہ

أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ - کہ اللہ جانتا ہے

مَا يُسِرُّوْنَ - اس کو جو وہ چھپاتے ہیں

وَ مَا يُعْلِنُوْنَ - اور اس کو جو وہ ظاہر کرتے ہیں

وَ مِنْهُمْ أُمِّيُّوْنَ - اور ان میں ہیں ان پڑھ * لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ - نہیں ہے علم جنہیں کتاب کا

إِلَّآ أَمَانِيَّ - سوائے آرزوں کے

أَمَانی - امنگیں، آرزوئیں

وَ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ - اور نہیں ہیں وہ مگر گمان کرتے ہیں

أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿۷۷﴾

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ إِلَّآ أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۷۸﴾

اور کیا یہ جانتے نہیں ہیں کہ جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں، اللہ کو سب باتوں کی خبر ہے

ان میں ایک دوسرا گروہ امّیوں کا ہے، جو کتاب کا تو علم رکھتے نہیں، بس اپنی بے بنیاد امیدوں اور آرزوؤں کو لیے بیٹھے ہیں اور محض وہم و گمان پر چلے جا رہے ہیں

Know they not that Allah knows what they conceal and what they reveal?

And there are among them illiterates, who know not the Book, but (see therein their own) desires, and they do nothing but conjecture.

محمد اقبال

أَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٧ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٧٨

بنی اسرائیل کے عوام کی حالت

- بنی اسرائیل کے عوام علم کتاب سے کورے تھے۔ کچھ نہ جانتے تھے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں دین کے کیا اصول بتائے ہیں، اخلاق اور شرع کے کیا قواعد سکھائے ہیں اور انسان کی فلاح و خسران کا مدار کن چیزوں پر رکھا ہے
- اس علم کے بغیر وہ اپنے مفروضات اور اپنی خواہشات کے مطابق گھڑی ہوئی باتوں کو دین سمجھے بیٹھے تھے اور جھوٹی توقّعات پر جی رہے تھے۔
- دین کے بارے میں ان کا تصور یہ ہے کہ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو یہودی یا نصرانی کہلائیں۔ بس یہ نسبت ہماری نجات کے لیے کافی ہے ہمارے بزرگ ہمیں بخشوالیں گے، "ہم خدا کے خاص محبوبوں کی اولاد ہیں ہمیں کیا غم" وغیرہ، عوام کالانعام کی حالت

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ۗ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ - پس بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو

يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ - لکھتے ہیں کتاب کو

بِاَيۡدِيۡهِمۡ - اپنے ہاتھوں سے

ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ - پھر وہ کہتے ہیں

هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ - یہ اللہ کے پاس سے ہے

لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ - تاکہ وہ حاصل کریں اس سے

ثَمَنًا قَلِيۡلًا - کچھ تھوڑی سی قیمت

فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾

فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ - تو تباہی ہے ان کے لیے

مِّمَّا (مِن + ما) - اس سے جو

كَتَبَتۡ - لکھا

اَيۡدِيۡهِمۡ - ان کے ہاتھوں نے

وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ - اور تباہی ہے ان کے لیے

مِّمَّا - اس سے جو

يَكۡسِبُوۡنَ - وہ کماتے ہیں

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ۗ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ
لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ وَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا
يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾

پس ہلاکت اور تباہی ہے اُن لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے شرع کا نوشتہ
لکھتے ہیں، پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہے تاکہ اس
کے معاوضے میں تھوڑا سا فائدہ حاصل کر لیں ان کے ہاتھوں کا لکھا بھی ان
کے لیے تباہی کا سامان ہے اور ان کی یہ کمائی بھی ان کے لیے موجب ہلاکت

Then woe to those who write the Book with their own hands, and then say: "This is from Allah," to traffic with it for miserable price!- Woe to them for what their hands do write, and for the gain they make thereby.

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ

بنی اسرائیل کے خواص (علماء) کی حالت

- بنی اسرائیل کے علماء کتاب کے امین بنائے گئے تھے۔ جس کی حفاظت اور اس پر عمل کرنے کا انہیں حکم دیا گیا تھا، انہوں نے نہ صرف خود اس پر عمل ترک کر دیا بلکہ انہوں نے آیات الٰہی کو سرے سے ہی بدل ڈالا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے اضافے کر دیئے
- لوگوں کو ایسے فتاویٰ جاری کرتے جو بغیر کسی شرعی سند کے ہوتے
- ایسے فتاویٰ کے مقاصد میں : اپنی دنیوی اغراض کو پورا کرنا، دنیوی معاوضہ، جاہ و منصب اور اثر و رسوخ کا حصول، اقتدار میں شرکت اور بعض اوقات اپنے ماننے والے عوام کو خوش کرنا ہوتا تھا اور جاہل عوام کو یہ باور کراتے تھے کہ سب اللہ کی طرف سے ہے
- ان سب کا مقصد -دنیا اور اسبابِ دنیا، اس کا نتیجہ - اہل دنیا، ارباب حکومت کا فائدہ، دین کا نقصان
- ان تحریف کرنے والوں کے لیے سخت تنبیہ – ان کے لیے خرابی، تباہی اور بربادی ہے
- سنن ترمذی کی روایت کے مطابق ویل سے مراد دوزخ کی ایک وادی ہے۔

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ ...

وَقَالُوْا - اور وہ کہتے ہیں

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ - ہرگز نہیں چھوئے گی ہم کو آگ

اِلَّآ - مگر

اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً - گنے ہوئے چند دن

معدودة- واحد مونث - اس کی جمع معدودات

گنتی کے، چند ایک، تھوڑے سے

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ - آپ کہیے کیا تم نے لیا

عِنْدَ اللّٰهِ - اللہ کے پاس

عَهْدًا - کوئی عہد

وَقَالُوْالَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ...

فَلَنْ - تو ہرگز نہ

يُّخْلِفَ اللّٰهُ - اللہ خلاف کرے گا

عَهْدَهٗٓ - اپنے وعدہ کے

اَمْ تَقُوْلُوْنَ - یا تم کہتے ہو

عَلَى اللّٰهِ - اللہ پر

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ - وہ جو تم نہیں جانتے

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝80

وہ کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں ہر گز چھونے والی نہیں اِلّا یہ کہ چند روز کی سز
امل جائے تو مل جائے اِن سے پوچھو، کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے،
جس کی خلاف ورزی وہ نہیں کر سکتا؟ یا بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ذمے ڈال کر
ایسی باتیں کہہ دیتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے

And they say: "The Fire shall not touch us but for a few numbered days:" Say: "Have ye taken a promise from Allah, for He never breaks His promise? or is it that ye say of Allah what ye do not know?"

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ...

یہودیوں کی عام غلط فہمی - جھوٹی آرزوؤں کی ایک مثال

- بنی اسرائیل کے عوام دین کی ذمہ داریوں کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھے، وہ دین کو آرزوؤں کا مجموعہ سمجھتے تھے اور انھیں آرزوؤں کے سہارے وہ جنت کو اپنے لیے لازمی تصور کرتے ہیں (اور یہ تصور انہیں علماء و مشائخ کے طرف سے دلا یا گیا تھا)
- ان کی آرزوؤں میں سے یہ بھی ایک آرزو تھی کہ ہمیں جہنم کا عذاب بالکل نہیں ہوگا، ہم چونکہ اللہ کی برگزیدہ امت ہیں ہمارے اعمال چاہے کیسے بھی ہوں، ہمارے جہنم میں جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اگر بفرض محال ہمیں جہنم جانا ہی پڑا تو وہ چند دنوں کی بات ہوگی، اس کے بعد ہم مستقل جنت میں واپس آجائیں گے۔
- یہ وہ تصورات ہیں جنھوں نے ان کو ایمان و عمل کی زندگی سے یکسر بیگانہ کر دیا تھا۔
- آدمی ایمان و عمل کی ذمہ داریوں کو لازمی سمجھتے ہوئے بھی کوتاہیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔
- اور اگر وہ سرے سے اسے لازم ہی نہ سمجھتا ہو تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کی زندگی کس طرح ایمان کے نور سے محروم اور عمل کی توانائی سے دور ہوگی۔

جنت، دوزخ، حساب کتاب، اور شفاعت کے بارے میں یہود

کی بے بنیاد خواہشات اور جھوٹی آرزؤں (Wishful thinking)

کا مسلمانوں کے خیالات اور طرزِ عمل سے موازنہ کریں !

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓــٴَتُهٗ فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

بَلٰى - کیوں نہیں

مَنْ كَسَبَ - جس نے کمائی

سَيِّئَةً - کوئی برائی

سَيِّئَةً - سے یہاں کبیرہ گناہ مراد ہے (صغیرہ نہیں)

وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ - اور احاطہ کیا اس کا

مفسرین کے نزدیک احاطہ کرنے سے مراد یہ کہ

گناہ اس پر ایسا غلبہ کرلیں کہ کوئی جانب ایسی نہ ہو کہ گناہ کا غلبہ نہ ہو حتیٰ کہ دل سے ایمان و تصدیق رخصت ہو جائے

خَطِيْٓــٴَتُهٗ - اس کی خطا نے

فَاُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ - تو وہ لوگ آگ والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ - وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٨٢

وَالَّذِيْنَ - اور جو لوگ

اٰمَنُوْا - ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور عمل کیے نیک

اُولٰٓئِكَ - وہ لوگ

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ - جنت والے ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ - وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں

بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓـــِٕكَ اَصۡحٰبُ النَّارِۚ
هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓـــِٕكَ اَصۡحٰبُ
الۡجَـنَّةِۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾

جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطا کاری کے چکر میں پڑا رہے گا، وہ دوزخی ہے
اور دوزخ ہی میں وہ ہمیشہ رہے گا
اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہی جنتی ہیں اور جنت
میں وہ ہمیشہ رہیں گے

Nay, those who seek gain in evil, and are girt round by their sins,- they are companions of the Fire: Therein shall they abide (For ever).

But those who have faith and work righteousness, they are companions of the Garden: Therein shall they abide (For ever)

محمد اقبال

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾

نجات اور عدم نجات کا قانون

- یہ یہود کے ان اوہام کی تردید ہے جنکا پچھلی آیات میں ذکر ہوا ہے (کہ انہوں نے نجات کے لیے صرف نسبی انتساب کو کافی سمجھ لیا تھا) اس لیے یہاں نجات/عدم نجات کا قانون کا ذکر
- اللہ کے یہاں اس بات کی کوئی اہمیت نہیں کہ تم کس نسل یا کس گروہ سے تعلق رکھتے ہو تمہارا رنگ کس طرح کا ہے، تمہاری مالی حیثیت کیسی ہے، اس کے یہاں تو صرف ایک چیز قابل قبول ہے وہ ہے ایمان اور عمل۔
- جن حقیقتوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان پر ایمان لانا اور جن احکام پر عمل کرنا ضروری ہے ان پر عمل کرنا ہی نجات کا ذریعہ ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔
- البتہ جس شخص یا جس گروہ نے اللہ کی نافرمانی اور گمراہی کا راستہ اختیار کیا اور پھر اس معصیت اور نافرمانی نے پوری طرح اسے اپنے گھیرے میں لے لیا کہ ایمان کا نور باقی رہا اور نہ فرماں برداری کی آمادگی۔ یہ شخص/گروہ جہنم کا ایندھن بنے گا

بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّ اَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيۡٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۱﴾

بدی یا معصیت کا گھیراؤ

- یہاں جس گناہ اور خطا کا ذکر ہے وہ ہر بدی اور نافرمانی نہیں بلکہ ایسی بدی اور ایسی معصیت جو بدی کرنے والے کو اپنے گھیراؤ میں لے لے اور پوری طرح اسے ایمانی اور شرعی زندگی سے تہی دامن کر دے۔ مثلاً
- حرام کمائی کا ارتکاب کرنے لگے تو حرام اور اس کے اثرات پوری زندگی پہ چھا جائیں پھر حلال کی پابندیوں کو ماننے سے انکار کر دے
- تجدد کا شکار ہو تو ایمان کی پابندیوں کو رجعت پسندی خیال کرنے لگے۔ وہ اسلام کو اللہ اور بندے کے درمیان ایک پرائیویٹ معاملہ قرار دے کر پوری زندگی کو اس سے خارج کر دے۔

اپنی معاشرت، معیشت، سیاست، تہذیب، تمدن، تعلیم اور قانون ہر چیز کو اسلام سے نہیں بلکہ اپنی پسند سے اختیار کرنا کافی سمجھے اور یہ یقین رکھے کہ تنہائی میں اللہ کو یاد کر لینا نجات کے لیے کافی ہے باقی زندگی کے تمام معاملات میں، میں آزاد ہوں جیسا چاہوں عمل کروں

- لیکن دراصل - ایمان و عمل کی پابندی وہ راستہ ہے جو انسان کو جنت کی طرف لے جاتا ہے

اضافی مواد

Reference Material

بنی اسرائیل کی اللہ کے کلام میں تحریف

تحریف- بات کو اصل معنی اور مفہوم سے پھیر کر اپنی خواہش کے مطابق ایسے معنی پہنا دیئے جائیں جو قائل کے منشا کے بالکل خلاف ہوں۔

- تحریف کی اقسام (یہود و نصاریٰ مجموعی طور پر اللہ کے کلام میں ہر قسم کی تحریف کرتے رہے)
  - لفظی تحریف۔ لفظ یا لفظ کی ادائیگی کے طریقے کو بدل ڈالنا، لفظ کی قرأت میں ایسی تبدیلی کی کہ لفظ کی اصل ساخت ہی بدل جائے۔ مثال، بنی اسرائیل نے مَروہ کو بگاڑ کر موره یا مریا کردیا (تاکہ اسمٰعیل علیہ السلام کی بجائے اسحٰق علیہ السلام کو ذبیح اللہ ثابت کیا جاسکے)
  - اصل عبارت میں کمی بیشی - تاکہ عبارت کا مفہوم ہی بدل کر رہ جائے۔مثال، تورات میں ابراہیمؑ کے ہجرت کے واقعے میں اس طرح تبدیلیاں کی گئیں کہ بیت اللہ اور مکہ معظّمہ سے ان کا تعلق کاٹ دیا گیا اور یہ ثابت کرنا مشکل ہوگیا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کبھی حجاز میں آئے تھے اور انھوں نے بیت اللہ کی تعمیر کی تھی۔
  - معنوی تحریف ۔الفاظ کے معانی میں ایسی ردوبدل کہ جو سیاق و سباق اور اعقادات سے بعید ہو۔مثال، عبرانی میں "ابن" کے معنی بیٹا بھی اور بندہ وغلام بھی۔ عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا ثابت کرنے کے لیے پہلے معنی اپنا لیے اور دوسرے معنی سے انکار کردیا

لفظ اُمیّ کے معنی و مفہوم

اُمی ۔ اُم (ماں) سے مشتق ہے یعنی کوئی جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو اور مکتبی تعلیم سے بالکل ناواقف ہو (Unlettered)۔ اس کی جمع اُمیون

- اہل یہود اسی حوالے سے عربوں کو اُمیون کہتے تھے
- اس کے علاوہ اس کا اطلاق ام القریٰ (مکہ) کے لوگوں پر، عرب کے ان مشرکین پر جو آسمانی کتاب کے پیرو کار نہ تھے (۳/۲۱) اہل یہود کے اس طبقے پر جو شریعت اور کتاب کے احکام سے واقف نہ تھے (۲/۷۸) پر بھی کیا گیا ہے
- إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ) متفق علیه. ہم اُمی قوم ہیں لکھتے پڑھتے نہیں مہینہ اس اس طرح ہوتا ہے، یعنی کبھی انتیس اور کبھی تیس دن کا
- اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف میں دو مرتبہ (آیت ۱۵۸-۱۵۷ میں) نبی اکرم ﷺ کا اُمی ہونا ان کی صفت بتائی ہے یہ ان کا اعجاز اور ان کے من جانب اللہ رسول ہونے کی دلیل کہ آپ نے کسی مخلوق سے پڑھنا لکھنا نہ سیکھنے کے باوجود یہ دین، شریعت اور کتاب پیش کی اور انسانوں کے لیے ان کے علوم کا سرچشمہ ہیں)